357

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۹ — رجسٹرڈ نمبر ایل ۳۵

اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤتِیہِ مَن یَّشَاءُ — عَسٰۤی اَن یَّبعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحمُودًا

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر رحمت اللہ خان شاکر — یوم پنجشنبہ

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق جملہ خط و کتابت بنام مینیجر الفضل ہو

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۵ ماہ فتح ۱۳۲۱ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق پونے چھ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے حضور کی طبیعت اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

حضرت ام المومنین اطال اللہ بقاءہا کی طبیعت سردرد اور کھانسی کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دُعا کریں۔

آج بھی خدا کے فضل سے دن بھر بارش ہوتی رہی۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

جلد ۳۰ | ۱۷ ماہ فتح ۱۳۲۱ ہش | ۸ ماہ ذوالحجہ ۱۳۶۱ ھ | ۱۷ ماہ دسمبر ۱۹۴۲ء | نمبر ۲۹۳

روزنامہ الفضل قادیان — ۸ ماہ ذوالحجہ ۱۳۶۱ ھ

مذہب میں لوگوں کے مذاق کے مطابق تبدیلی کا غلط اصول

رادھا سوامی ست سنگ دیال باغ آگرہ کے "واحد اُردو آرگن" "پریم پرچارک" نے "مذہبی پیشوا اور ان کا نازک مستقبل" کے عنوان سے ایک مقالہ شائع کیا ہے۔ اس کے مشارٌ الیہ تو غالباً کوئی ایسے ست سنگی پیشوا ہیں۔ جن سے معاصر موصوف کو مخالفت معلوم ہوتی ہے۔ ان پر قاتلانہ حملہ کے واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے معاصر موصوف نے مذہب کے متعلق بھی عجیب و غریب حالات کا اظہار کیا ہے وہ لکھتا ہے کہ

"جس مذہب میں وقت اور حالات گرد و پیش کے بموجب اپنے طریق عمل کے اندر مناسب رد و بدل کرنے کی اہلیت نہیں ہوتی وہ زیادہ عرصہ تک نہیں ٹھہر سکتا۔ لوگوں کے مذاق۔ رجحان۔ اعتقادات اور زمانہ کے تقاضا کے بموجب مذہب کو بھی جب تب اپنا اوپری جامہ بدلنے کی ضرورت ہوتی ہے اور عوام کے سامنے اپنی تعلیم کے لب لباب کو ایسی ہی رنگین بوتلوں میں جو عوام کو دلکش اور پسندیدہ معلوم ہوں۔ پیش کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ وغیرہ وغیرہ!!"

ہم ادب سے اپنے معزز معاصر کی رائے سے اختلاف کرتے ہیں۔ مذہب کے لئے انہوں نے جو خصوصیت بیان کی ہے اس پر عمل ناممکن ہے۔ لوگوں کے مذاق۔ رجحان۔ اعتقادات کے بموجب مذہب کی تبدیلی کا اصول اگر صحیح بھی مان لیا جائے۔ تو اس پر عمل نہیں کیا جا سکتا۔ دُنیا میں تو ہر ملک۔ ہر قوم۔ ہر صوبہ۔ ہر ضلع۔ ہر قریہ بلکہ ہر فرد کا مذاق اور رجحان و میلان مختلف ہوتا ہے۔ اس لئے سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ مذہب کو کن لوگوں کے مذاق و رجحان کے مطابق جامہ بدلنا چاہیئے۔ عوام کی دلکش اور پسندیدہ رنگین بوتل بھی ایک نہیں۔ حتیٰ کہ معاصر موصوف نے بھی "بوتلوں" کا لفظ استعمال کیا ہے۔ پھر ان بوتلوں کو بھرنے میں کس کس کے لئے دلکشی اور پسندیدگی کا لحاظ رکھا جائے گا۔ مذہب کے متعلق یہ ایک ایسی بات ہے۔ جسے مذہب سے لگاؤ رکھنے والا کوئی شخص صحیح تسلیم نہیں کر سکتا۔ یہ تو مذہب کو خوب صورت بنانا نہیں۔ بلکہ اس کے ساتھ ایک مذاق ہے۔ اگر مذہب میں عوام کے رجحان۔ اور مذاق کی اتباع کی جائے تو پھر مذہب کا وجود ہی کہاں باقی رہ سکتا ہے۔ اور اس کی کوئی معین صورت قائم ہی نہیں ہو سکتی۔ آج دیکھو لو۔ دُنیا میں خیالات۔ مذاق۔ اور رجحان کا کتنا شدید اختلاف ہے۔ دُنیا میں جو ہولناک جنگ بپا ہے۔ اور جس نے قریباً ہر قوم اور ہر ملک کو مصیبت میں مبتلا کر رکھا ہے۔ یہ رجحان۔ مذاق۔ اور اعتقادات و نظریات کے اختلاف کا ہی نتیجہ تو ہے اب اگر کوئی مذہب معزز معاصر "پریم پرچارک" کے مشورہ پر عمل کرنے کے لئے تیار بھی ہو۔ تو وہ کس قوم۔ اور کس ملک کے لوگوں کے رجحان اور مذاق کے مطابق اپنے جامہ میں تبدیلی کرے یہ ایک سوال ہے۔ جس کے جواب کی ہم اپنے معاصر موصوف سے توقع رکھتے ہیں۔

ہمارے معاصر نے اسی ذیل میں رادھا سوامی مت کی یہ فضیلت بھی بیان کی ہے۔ کہ:۔

"رادھا سوامی مت کو اس زمانہ میں جو شہرت۔ معقولیت و عزت حاصل ہے۔ وہ در اصل ان زبردست اصلاحات۔ ان صنعتی و غیر صنعتی اداروں کی ترقی و توسیع کی وجہ سے ہے۔ جو حضور نے ۱۹۱۵ء سے شروع کی۔ اور ملک اور قوم کی ضرورت کو پورا کیا!!"

اور پھر اس کے ساتھ یہ دعوےٰ بھی کیا ہے۔ کہ:۔

"حضور رادھا سوامی دیال کا اوتار سنسار میں تمام رچنا کے عام ادھار کے لئے ہوا ہے۔ . . . رادھا سوامی زندہ مذہب ہے!"

اس کے متعلق گزارش ہے۔ کہ اگر واقعی یہ مت تمام سنسار کے عام ادھار کے لئے ہے۔ تو اس میں کس کس ملک۔ اور کس کس قوم کی ضرورت مذاق۔ اور رجحان کا خیال رکھا گیا ہے۔ معاصر موصوف نے شکوہ کیا ہے کہ "اس مذہب میں بھی خود غرض نفس پرست۔ اور عیش طلب لوگ شروع ہی سے موجود ہے۔ جس کی وجہ سے آج کے دن ست سنگ کا شیرازہ بکھرا ہوا ہے!"

یہ شکوہ بھی ایک عجیب بات ہے۔ جب یہ مذہب ایسی رنگین بوتلوں میں جو عوام کو دلکش۔ اور پسندیدہ معلوم ہوں تیار کیا گیا۔ بلکہ اس تیاری کا ایک نمونہ ہے۔ تو پھر اس میں شامل ہونے والوں کے ہی مذاق اور رجحان کا پوری طرح خیال کیوں نہ رکھا گیا۔ جب مذہب لوگوں کے مذاق۔ رجحان۔ اور اعتقادات کے مطابق بدلنا چاہیئے۔ تو اس اصول کے بانی جو مذہب تیار کیا۔ اس میں خود غرض نفس پرست اور عیش طلب لوگوں کے مذاق اور رجحان کا لحاظ کیوں نہ رکھا گیا؟ اور ان کی دلکشی اور پسندیدگی کے مطابق رنگین بوتلیں کیوں مہیا نہ کی گئیں۔

رادھا سوامی مت کے زندہ مذہب ہونے کا سوال بھی بہت دلچسپ ہے۔ ہم اپنے معزز معاصر کی خدمت میں عرض کریں گے۔ کہ اس کی زندگی کی کوئی علامت [illegible]

Digitized By Khilafat Library Rabwah

تاہم بھی اس زندگی کو محسوس کر سکیں۔ کوئی فرقی اصلاحات اور "صنعتی وغیر صنعتی اداروں" کی توسیع و ترقی کسی مذہب کی زندگی کا ثبوت نہیں بن سکتی۔ اگر اس چیز کا نام زندہ مذہب رکھ لیا جائے۔ تو یورپ و امریکہ کے فلسفیوں اور بڑے بڑے صنعتی و غیر صنعتی کارخانہ والوں کے سامنے رادھا سوامی مت اپنی "زندگی" کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔ ہم مان لیتے ہیں۔ کہ دیال باغ نے صنعتی لحاظ سے بڑی ترقی کی ہے۔ اور اس بارہ میں اس کی خدمات کی داد دینے میں بھی ہمیں بخل نہیں۔ لیکن اس چیز کو زندہ مذہب کی دلیل میں وہ کیسے پیش کر سکتا ہے۔ جبکہ یورپ و امریکہ میں اس سے ہزاروں گنا بڑے صنعتی ادارے موجود ہیں

اصل بات یہ ہے۔ کہ ہمارے معاصر کو نہ تو مذہب کی حقیقت سے واقفیت ہے نہ وہ اس کی غرض و غایت سے آگاہ ہے نہ اسے یہ معلوم ہے۔ کہ کسی مذہب کی خوبی اور فضیلت کیا ہونی چاہیئے۔ اور کہ زندہ مذہب کسے کہا جاتا ہے۔ اگر معاصر موصوف کو ہماری اس رائے سے اختلاف ہے۔ تو ہم اسے دعوت دیتے ہیں۔ کہ رادھا سوامی مت کی فضیلت اور اس کے زندہ مذہب ہونے کے بارہ میں اس کے پاس اگر کوئی دلائل ہیں۔ تو انہیں وضاحت سے پیش کرے۔ ہم بڑی خوشی سے انہیں سننے کے لئے تیار ہیں۔

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

اندرون ہند کے مندرجہ ذیل اصحاب ۲۲ سے ۲۸ تک حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کرکے داخل احمدیت ہوئے ہیں۔

۱۸۶۹- تھا خاں صاحب ضلع گورداسپور
۱۸۷۰- نواب بی بی صاحبہ "
۱۸۷۱- حسین بی بی صاحبہ "
۱۸۷۲- مختار احمد خاں صاحب "
۱۸۷۳- فضل احمد صاحب "
۱۸۷۴- ناظر حسین صاحب "
۱۸۷۵- مقبول حسین صاحب ضلع گورداسپور
۱۸۷۶- عبدالحق صاحب "
۱۸۷۷- عبدالستار صاحب "
۱۸۷۸- خورشید بی بی صاحبہ گورداسپور
۱۸۷۹- زبیدہ بی بی صاحبہ "
۱۸۸۰- حسن الدین صاحب "
۱۸۸۱- کرم نشان صاحب "
۱۸۸۲- عزیز خان صاحب "
۱۸۸۳- سرداراں بی بی صاحبہ "
۱۸۸۴- محمد حنیف صاحب ضلع گورداسپور
۱۸۸۵- طالب حسین صاحب "
۱۸۸۶- حفیظ بی بی صاحبہ "
۱۸۸۷- مجید بی بی صاحبہ "
۱۸۸۸- محمد علی صاحب "
۱۸۸۹- کریم بی بی صاحبہ "
۱۸۹۰- جمال الدین صاحب "
۱۸۹۱- فیروز الدین صاحب "
۱۸۹۲- فرزند علی صاحب "
۱۸۹۳- محمد بی بی صاحبہ "
۱۸۹۴- محمد اسحٰق صاحب "
۱۸۹۵- کالو خان صاحب "
۱۸۹۶- عالم بی بی صاحبہ "
۱۸۹۷- محمد شریف صاحب "
۱۸۹۸- مقصوداں بی بی صاحبہ "
۱۸۹۹- سارہ بی بی صاحبہ "
۱۹۰۰- مقصوداں بی بی صاحبہ "
۱۹۰۱- محمد الیاس صاحب "
۱۹۰۲- حکیم محمد لطیف صاحب گوجرانوالہ
۱۹۰۳- محمد شفیع صاحب "
۱۹۰۴- دولت بی بی صاحبہ گورداسپور
۱۹۰۵- خدیجہ صاحبہ مالابار
(باقی)

کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ

(از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب)

نہیں کوئی محبوب تیرے سوا
نہیں کوئی مطلوب تیرے سوا
نہیں کوئی مقصود تیرے سوا
نہیں کوئی معبود تیرے سوا
پیارے ترا نام اللہ ہے
خلائق کا تو ہی شہنشاہ ہے
ہر اک عیب سے پاک ہے تیری ذات
ستائش کے قابل ہیں جملہ صفات
کریں تاکہ بندے سعادت حصول
محمد کو بھیجا بنا کر رسول

سیکرٹریان لجنہ اماء اللہ بیرونجات کو اطلاع

لجنہ اماء اللہ بیرونجات کی تمام سیکرٹریوں کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ جلد از جلد اپنی اپنی لجنات کی سالانہ رپورٹ مرتب کرکے خاکسار کے نام ارسال کر دیں۔ جلسہ میں اب بہت کم وقت رہ گیا ہے۔ اس لئے اس امر میں سستی نہ کریں۔ اور جس قدر جلد ہو سکے اپنی اپنی رپورٹیں ارسال کریں۔

خاکسار مریم صدیقہ جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ قادیان

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا ارشاد

ایک احمدی دوست نے اطلاع دی ہے۔ کہ ہمارے خاندان کی ایک احمدی لڑکی کا رشتہ غیر احمدی سے کیا جانے والا ہے۔ اس عذر پر کہ لڑکی کی والدہ غیر احمدی تھی۔ اس پر سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مندرجہ ذیل ارشاد فرمایا ہے "اگر لڑکی غیر احمدی ہو بشرطیکہ باپ کی احمدیت سے پہلے کی بالغ ہو۔ جو اس معاملہ میں درست نہیں۔ تو پھر تو ہم عام اجازت دیتے ہیں۔ لیکن اگر باپ احمدی ہو تو لڑکی کو جو غیر احمدی ہو وہ مجبور نہیں کر سکتا۔ ہاں اسے ہم (شادی میں) شمولیت کی اجازت نہیں دیتے۔ اور پہلے ...... کو یہ ثابت کرنا ہوگا۔ کہ لڑکی غیر احمدی ہے۔ پھر وہ خود اور دوسرے احمدی شامل نہیں ہو سکتے۔ ہاں نکاح پر ہم سزا نہ دیں گے۔ ورنہ ہر شمولیت کرنے والے کو جماعت سے خارج کیا جائے گا"

پرائیویٹ سیکرٹری حضرت امیرالمومنین

تعلیم و تربیت کے متعلق رپورٹیں

ایسے مبلغین کم ہیں۔ جو نظارت ہذا سے متعلقہ رپورٹ ماہوار ارسال کرتے ہوں۔ متعدد مرتبہ اس امر کیطرف توجہ دلائی گئی ہے۔ مہربانی فرما کر ماہوار رپورٹ باقاعدہ بھجواتے رہیں۔ اگر رپورٹ فارم نہ ہوں۔ تو دفتر سے منگوا لیں۔ (ناظر تعلیم و تربیت)

تفسیر کبیر جلد اول و دوم

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جو دوست ۳۱ جنوری ۱۹۴۳ء تک تفسیر کبیر جلد اول کے لئے رقم بطور پیشگی بنام محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان ارسال فرمائیں گے۔ ان کو تفسیر کبیر نو روپے میں ملے گی۔ اس کے بعد دس روپے میں ملے گی۔

اسی طرح تفسیر کبیر جلد دوم کی قیمت بارہ روپے تجویز کی گئی ہے۔ لیکن جو دوست جلد دوم کی قیمت پیشگی مجلس مشاورت سے قبل ارسال فرمائیں گے۔ ان کو دو روپے فی نسخہ کی رعایت کرکے بحساب ۱۰ روپے فی نسخہ قیمت وصول کی جائے گی۔ اگر بعض خاص حالات کے پیش آنے پر اس کی قیمت میں اضافہ ہو گیا۔ تو بہر حال پیشگی رقم ادا کرنے والوں سے دو روپے فی نسخہ کم قیمت لی جائے گی۔

نوٹ (۱) جلد دوم سے مراد وہ جلد ہے۔ جو سورۃ فاتحہ سے شروع ہونے والی جلد کے بعد انشاء اللہ تعالےٰ شائع ہوگی۔ سورۃ فاتحہ سے شروع ہونے والی جلد کا نام جلد اول ہے۔

(۲) پیشگی رقم بھیجنے والے دوست کوپن پر ضرور لکھیں۔ قیمت پیشگی برائے تفسیر کبیر جلد اول یا جلد دوم تا جلد کی وضاحت ہو جائے۔ نیز اپنا پتہ مکمل تحریر فرمائیں۔ (انچارج تحریک جدید)

خریداران فرقان کو ضروری اطلاع۔ ماہ دسمبر کا رسالہ مرتب ہو رہا ہے۔ جلسہ سالانہ پر تشریف لانے والے خریدار اصحاب دفتر فرقان واقعہ ریتی چھلہ سے رسالہ حاصل فرما کر ممنون فرمائیں۔ خاکسار ابوالعطاء جالندھری

358

ذکرِ حبیب علیہ السلام

Digitized By Khilafat Library Rabwah

روایات حضرت مرزا احسن بیگ صاحب مقیم ریاست کوٹہ (راجپوتانہ)

بتوسط صیغہ تالیف و تصنیف قادیان

(۱)

میں مرزا امام الدین و نظام الدین صاحبان کا بھانجا اور مرزا اعظم بیگ صاحب لاہور کا (جن کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب میں آیا ہے) پوتا ہوں۔ میرا بچپن زیادہ تر تائی صاحبہ (حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بھاوج صاحبہ۔ مرتب) اور مرزا نظام الدین صاحب کے ہاں گزرا ہے جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے شدید ترین مخالف تھے۔ ان کے ہاں ہر وقت حضور علیہ السلام کے خلاف بد زبانی کی جاتی تھی۔ میری پرورش اسی ماحول میں ہوئی۔ لیکن خدا تعالے کا ہزار ہزار شکر ہے۔ کہ باوجود ایسی فضا کے میری اور میری والدہ (ہمشیرہ تائی صاحبہ و مرزا امام الدین و نظام الدین صاحبان مرتب) کی زبان سے حضور علیہ السلام کے خلاف ایک حرف بھی نہیں نکلا۔

میں کچھ عرصہ قادیان میں آریوں کے سکول میں پڑھتا رہا۔ جہاں ماسٹر سوراج نمتو لعل صاحبان استاد تھے۔ لیکن تعلیم الاسلام ہائی سکول کے کھلتے ہی جو ہمارے دیوان خانہ میں چھوٹی مسجد کے نیچے تھا (جہاں اب دفتر بیت المال ہے مرتب) داخل ہوگیا۔ اور کافی عرصہ تک اس میں پڑھتا رہا۔

(۲)

جیسا کہ عزیزم مرزا عزیز احمد صاحب نے لکھا ہے۔ کہ ان کے مکان اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مکان کے درمیان ایک دیوار تھی۔ جس میں دریچے یا چھوٹے چھوٹے روزن تھے۔ ہم عیب جوئی کے واسطے اوپر سے اکثر دیکھتے رہتے تھے۔ حضرت اقدس دوسری منزل کی چھت کے صحن میں اکثر ٹہلا کرتے تھے۔ اور ساتھ ہی ساتھ کچھ گنگناتے رہتے تھے۔ ہم اکثر حیران ہوتے تھے۔ کہ آپ تھکتے نہیں۔ کافی مدت تک میں تعلیم الاسلام ہائی سکول میں پڑھتا رہا۔ مگر سوائے اس کے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یہ علم تھا۔ کہ مرزا اعظم بیگ صاحب کا پوتا سکول میں پڑھتا ہے۔ حضور سے میرا کوئی تعلق نہ تھا۔

(۳)

میری اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی آپس میں بہت محبت تھی۔ اور صرف رات ہی ہم کو ایک دوسرے سے جدا کرتی تھی۔ یا سکول ٹائم۔ سکول میں آپ مجھ سے ایک آدھ جماعت پیچھے تھے۔ سکول میں ماسٹر فقیر اللہ صاحب کے وقت میں کبھی کبھی آپ کو بنچ پر کھڑا دیکھا کرتا تھا۔ آپ جماعت میں تعلیمی لحاظ سے بہت کمزور تھے۔ اس وقت یہ وہم بھی نہ تھا۔ کہ خدا تعالے آپ کو اپنے پاس سے وہ علم بخشے گا۔ کہ جو سوائے نصرت الٰہی کے کسی کو نصیب ہی نہیں ہو سکتا۔

کچھ مدت بعد میں نے حضور علیہ السلام کی خدمت میں بیعت کے لئے کہلا بھیجا حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ بیعت بچوں کا کھیل نہیں ہے۔ کچھ دن ٹھہرو۔ آخر وہ وقت آ گیا۔ کہ میں نے عصر کی نماز کے بعد چھوٹی مسجد کے نچلے حصہ میں اپنا ہاتھ حضرت اقدس کے دست مبارک پر رکھا۔ اس وقت میرے کندھوں پر اور پیٹھ پر کئی اصحاب کے ہاتھ تھے۔ اس طرح میں خدا کے فضل سے بیعت میں داخل ہوگیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اور میرے ننہال خاندان میں سے خدا تعالے نے سب سے پہلے یہ توفیق مجھ کو ہی بخشی۔ الحمد للہ۔

(۴)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام چھوٹی مسجد میں نماز پڑھا کرتے تھے۔ گرمیوں میں ظہر و عصر نیچے کے حصہ میں اور صبح و شام اور عشاء اوپر چھت پر۔ حضور علیہ السلام اکثر دیوار کے ساتھ اول صف میں کھڑے ہوتے تھے۔

(۵)

مسجد میں جس وقت نمازی جمع ہو جاتے۔ تو اندر کی طرف کی زنجیر ہلائی جاتی۔ بعض دفعہ اطلاع کے لئے دو دو بار زنجیر کھٹکھٹانی پڑتی۔ کیونکہ حضور علیہ السلام اکثر تصنیف میں مشغول ہوتے تھے۔

(۶)

شام کو مغرب کی نماز کے بعد حضور علیہ السلام شہ نشین پر بیٹھ جایا کرتے تھے مولوی عبد الکریم صاحب جو ہمیشہ امامت کرایا کرتے تھے۔ حضور کے ساتھ بیٹھ جاتے۔ مگر حضرت مولوی نور الدین صاحب کہیں بہت پیچھے ہوتے تھے۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلاۃ والسلام انہیں طلب فرماتے۔ تو اٹھ کر آ جاتے۔ اور نہایت ادب سے بیٹھ جاتے۔ مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم کا سر ہمیشہ سیدھا ہوتا تھا۔ لیکن حضرت مولوی نور الدین صاحب کا ہمیشہ نیچے سینہ پر۔ حضرت مولوی صاحب کبھی خود نہیں بولے۔ بلکہ جو پوچھا جاتا تھا۔ صرف اس کا ہی جواب دیتے تھے۔

(۷)

نماز ختم ہوتے ہی لوگ کوشش کرتے کہ حضور علیہ السلام کے پاؤں دبائیں۔ میں نے کوشش کی۔ لیکن آگے پہونچ نہ سکا مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم نے دیکھ لیا۔ اور لوگوں سے فرمایا۔ کہ اس نئے مرید کو بھی ثواب لے لینے دو۔ جس پر مجھے بھی جگہ مل گئی۔ مگر حضور علیہ السلام نے بہت جلد ہی مجھے اٹھا کر اپنے ساتھ بٹھا لیا۔ میں اس وقت پسینہ پسینہ تھا اس کے بعد اکثر مجھ کو یہ سعادت حاصل ہوئی۔ کہ حضور علیہ السلام کے پاؤں کبھی مسجد میں اور کبھی کبھار گھر میں بھی دبائے جس سے مجھے بڑی خوشی محسوس ہوئی تھی۔ (کبھی کبھی ظہر کی نماز کے وقت بھی اگر حضور باہر مسجد میں ٹھہر جاتے۔ تو لوگ پاؤں دباتے تھے)

(۸)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام صبح کی نماز کے کچھ عرصہ بعد سیر کے واسطے تشریف لے جایا کرتے تھے۔ اور خاصی دور تک تشریف لے جاتے۔ ہم بچے اکثر تیز تیز چلا کرتے تھے۔ کہ مبادا پیچھے رہ جائیں۔ ہم اکثر حضور علیہ السلام کے نقش قدم پر پاؤں رکھنے کی کوشش کرتے میرا پاؤں بعض اوقات متواتر حضور علیہ السلام کے عصا کے اوپر دو دو تین تین بار آ جاتا۔ جس سے وہ گر پڑتا جسے بعض وقت تو حضور خود ہی اٹھا لیتے۔ لیکن اکثر دفعہ خدام فوراً اٹھا کر دے دیا کرتے تھے۔ لیکن عصا گرنے کے بعد حضور نے کبھی بھی پیچھے مڑ کے نہ دیکھا۔ اور نہ برا مانا۔ حضور علیہ السلام بعض دفعہ تمام راستہ جوش کے ساتھ حالات حاضرہ یا کسی بات کے جواب میں تقریر کرتے ہوئے چلے فرما دیتے تھے۔ جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ریتی چھلہ کی طرف تشریف لے جاتے۔ تو واپسی کے وقت بڑے بازار سے ہو کر گزرتے۔ حضور کے ساتھ خادمان بھی کافی تعداد میں ہوتے تھے جس سے دیکھنے والوں پر بہت بڑا اثر پڑتا تھا۔ بعض عشاق تیز چلتے چلتے حضور علیہ السلام کے نقش قدم کی مٹی اٹھا کر اپنی آنکھوں سے لگاتے۔

(۹)

حضور علیہ السلام کبھی کبھی کسی مہمان کو الوداع کہنے کے لئے وڈالہ کی طرف جہاں یکوں کی سڑک جاتی ہے۔ تشریف لے جایا کرتے تھے۔ ایک دفعہ جب حضرت صاحبزادہ عبد اللطیف رضی اللہ تعالے عنہ کو جبکہ وہ کابل واپس جا رہے تھے۔ چھوڑنے گئے دور تک چلنے کے بعد جہاں یکے کھڑے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ٹھہر گئے۔ اور مصافحہ کرنے کے واسطے جب ہاتھ بڑھایا تو صاحبزادہ صاحب بے اختیار رو پڑے اور قدم بوسی کے لئے حضور علیہ السلام کے پاؤں کی طرف جھکے۔ مگر حضور نے معاً سر اٹھا لیا۔ صاحبزادہ صاحب دیر تک درد کے ساتھ روتے رہے۔ اور فرمایا کہ یہ میری آخری ملاقات ہے گویا جوان کے ساتھ ہونا تھا۔ وہ انہیں معلوم تھا۔

۱۰

حضور علیہ السلام نے میرے واسطے چھوٹی مسجد کے ساتھ کا کمرہ (بیت الفکر۔ مرتب) مقرر فرما دیا تھا۔ میں اس میں رہنے لگ گیا۔ میرے واسطے مولوی محمد علی صاحب کو انگریزی و حساب کا استاد مقرر فرما دیا۔ وہ چھوٹی مسجد کے اوپر پڑھاتے اور حصہ میں رہا کرتے تھے۔ میں گھنٹہ دو گھنٹہ چلا جایا کرتا

Digitized By Khilafat Library Rabwah

مسلمانوں پر آسمانی عذاب اور امام موعود

اخبار منادی دہلی میں اس کے مالک خواجہ حسن نظامی صاحب کے نام ایک مکتوب چھپا ہے۔ جس کا عنوان مدیر نے قومی عینک سے پڑھنے کا خط لکھا ہے۔ اس میں قابل نامہ نویس نے جو مرد جہاندیدہ معلوم ہوتے ہیں۔ مندرجہ ذیل الفاظ بھی قلمبند کئے ہیں۔ جو قابل غور ہیں:۔

"میں افسوس کے ساتھ یہ خیال ظاہر کرنا چاہتا ہوں۔ کہ ہندوستانی مسلمان اپنے اعمال قبیحہ کی بدولت اور اپنی غفلتوں کے پاداش میں ایک آسمانی عذاب کی گرفت میں پھنس چکے ہیں۔ بہت تھوڑے سے افراد اس گرفت خداوندی سے آزاد ہیں۔ مسلمان من حیث القوم اب اس حالت تک پہونچ گئے ہیں یا عنقریب پہونچنے والے ہیں۔ جب امام مہدی علیہ السلام اور ان کی شمشیر اصلاح کے ظہور اور کار فرمائی کی ضرورت ہوگی۔ اب سوائے جناب امام موعود کے اور کسی ہستی کی اصلاحی کوششوں سے مسلمان متاثر نہ ہوں گے۔"

(منادی ۸ دسمبر ۱۹۴۲ء)

اس بیان میں تسلیم کر لیا گیا ہے۔ کہ دنیا اس وقت ایک آسمانی عذاب کی گرفت میں ہے۔ خصوصاً مسلمانوں پر ذلت و نکبت سب سے بڑھ کر ہے الا ما شاء اللہ قلیل منھم۔ اور ان کی یہ حالت اس درجہ تک خطرناک ہو چکی ہے۔ کہ سوائے امام مہدی علیہ السلام کے اس میں بہتری و بہبودی نہیں ہو سکتی۔ اگرچہ اس قسم کے اعترافات مختلف اوقات میں قوم و ملک کا درد رکھنے والوں نے کئے ہیں۔ مگر یہ اعتراف حقیقت نہایت واضح ہے۔

میں بادب عرض کروں گا۔ کہ نہ صرف نامہ نگار بلکہ تمام دوسرے مسلمان قرآن مجید میں جو خدا تعالیٰ کا آخری مکمل و جامع کلام ہے تدبر فرمائیں اور دیکھیں کہ عالمگیر عذاب کب اور کن وجوہات سے آتا ہے۔ اور پھر اس سے مخلصی پانے کے لئے خدا تعالیٰ کی رحمت واسعہ کیا تدبیر فرماتی ہے۔ صرف اسی آیت پر ہی غور فرما لیا جائے وما كنا معذبين حتى نبعث رسولا۔ یعنی ہم اس وقت تک کبھی عالمگیر اور شدید عذاب نہیں بھیجتے۔ جب تک کوئی اپنا فرستادہ لوگوں کی ہدایت و راہنمائی کے لئے نہ مبعوث فرمالیں۔ پس جب کہ یہ تمام قومیں تسلیم کر رہی ہیں۔ کہ یہ عذاب جو اب جنگ کی صورت میں ہم پر مسلط ہے ایسا ہے کہ اس کی نظیر گزشتہ زمانوں میں بھی نہیں ملتی۔ تو ضرور ہے کہ اس سے پہلے کوئی متنبہ کرنے والا وجود ضرور مبعوث ہو چکا ہو۔ اور نامہ نگار صاحب نے تو بات ہی صاف کر دی ہے۔ کہ اس وقت امام مہدی علیہ السلام کی بعثت ضروری ہے پس تلاش کرنا چاہئے۔ کہ وہ کہاں ہیں۔ کیونکہ یہ امر خدا کے عدل و انصاف کے خلاف ہے۔ جو اپنی مخلوق کو قبل از اتمام حجت سزا دے۔

پس جب یہ بھی تسلیم کیا جا چکا ہے۔ کہ بغیر امام مہدی موعود کے اس ذلت و مسکنت اس غفلت و ضلالت سے نکلنے کی اور کوئی صورت بھی نہیں۔ تو اس کے رفقا میں شامل ہو جانا چاہیئے۔ صادقوں کی پہچان کے لئے جو نشانات خدا اور اس کے رسول مجتبیٰ کے کلام میں پائے جاتے ہیں ان کی بناء پر مبعوث ہونے والے موعود کی صداقت کو پرکھ لیا جائے۔ کیونکہ وہ باواز بلند پکار رہا ہے

موعودم و بحلیہ ماثور آمدم

چونکہ نامہ نگار نے پنجتن پاک کا کلمہ بھی استعمال کیا ہے۔ اس لئے ان کے رجحان طبع کو مد نظر رکھتے ہوئے میں اس حدیث کیطرف بھی توجہ دلاتا ہوں۔ جو اس گروہ کے مسلمہ امام سے مروی ہے۔ کہ چاند کو گرہن لگنے کی تاریخوں میں سے پہلی (تیرھویں) اور سورج کو درمیانی تاریخ (اٹھائیسویں) میں گرہن لگے گا۔ جب کہ امام مہدی مبعوث ہوں گے۔ اور ایسا اس سے پہلے کبھی نہیں ہوا۔ اور یہ تو ثابت شدہ بات ہے کہ ۱۳۱۱ھ میں ایسا خسوف کسوف ماہ رمضان میں ہو چکا ہے۔ پس جب مدعی کیطرف سے دو وجود آسمانی بھی گواہی دے چکے ہیں۔ تو ایمان لانا شیوہ اتقا ہے ؎

آسماں بارد نشاں الوقت میگوید زمیں
ایں دو شاہد از پئے تصدیق من استادہ اند

پھر یہ بھی دیکھنا چاہیئے۔ کہ وہ یوضع له القبول کا مصداق ہوا ہے یا نہیں اور ایک ایسی جماعت اس امام ہمام نے اپنے بعد چھوڑی ہے یا نہیں جو ما انا علیہ واصحابی کا امتیازی نشان اپنی جبین سعادت پر رکھتی ہے۔ سیماھم فی وجوھھم من اثر السجود یعنی اطاعت خدا اور رسول ان کے نورانی چہروں سے ہویدا اور ان کی مساعی جمیلہ سے پیدا ہے۔ یقیناً اس وقت احمدی جماعت ہی ہے جو علیٰ بصیرۃ انا ومن اتبعنی کے مطابق خدا تعالیٰ پر کامل ایمان رکھتی ہوئی اشاعت و حفاظت اسلام کا فریضۂ قدسیہ اپنے مال و جان کے غیر معمولی ایثار سے ادا کر رہی ہے۔ اور ایک امام مفترض الطاعۃ کے ماتحت كانهم بنيان مرصوص ہے۔ اور اس کے افراد کی زبانوں سے توحید کی اذانیں اقصائے عالم میں گونج رہی ہیں۔

اکمل عفا اللہ عنہ

غیر مبایعین اور جمہوری اصول

(۱)

غیر مبایعین کہا کرتے تھے کہ ہمارے اندر جمہوریت ہے۔ اور ہمارا طغرائے امتیاز یہ ہے۔ کہ ہم ہر چھوٹے بڑے کے کام اور انتظام پر اعتراض کر سکتے تھے۔ لیکن حال میں پیغام صلح نے لکھا ہے۔ کہ "جہاں تک انتظامی امور کا تعلق ہے تنقید و تبصرہ کو بالکل خیر باد کہہ دیا جائے۔" (۱۹ نومبر) آگے چل کر لکھا ہے کہ "ہماری جماعت ایک جمہوری جماعت ہے۔ اس کے افراد میں انفرادیت زیادہ ہے۔ اس انفرادیت کے دائرہ کو کسی حد تک محدود کر لینا چاہیئے۔"

(۱۹ نومبر صہ۲)

معلوم ہوا کہ یہ تنقید و تبصرہ مہنگا ثابت ہو رہا ہے۔ اور انفرادیت یا جمہوریت سے غیر مبایعین تنگ آ چکے ہیں۔ یہ اس صورت میں ہے۔ جبکہ ابھی تک ۲۸ برس میں ان لوگوں نے پریذیڈنٹ کا دوسری مرتبہ بھی انتخاب نہیں کیا۔ ایک ہی پرانے پریذیڈنٹ کو لئے جا رہے ہیں حالانکہ جمہوری جماعتوں میں سالانہ سہ سالہ یا پنجسالہ انتخاب ہوا کرتا ہے۔ لیکن غیر مبایعین نرالی جمہوری جماعت ہے۔ کہ ان کا صدر ہمیشہ کے لئے ایک ہی شخص ہے خواہ وہ کتنا بیمار اور ضعیف ہی کیوں نہ ہو چکا ہو۔ بہرحال غیر مبایعین اپنے ہاں کے سرسری تنقید و تبصرہ سے بھی گھبرا اٹھے ہیں۔

(۲)

"پیغام صلح" "سیرت عمر رضی اللہ عنہ کے چند پہلو" کے زیر عنوان لکھتا ہے۔ کہ "سعد بن ابی وقاص کی نسبت جب معلوم ہوا کہ انہوں نے کوفہ میں اپنے مکان کے آگے ڈیوڑھی بنوائی ہے۔ تو ایک مسلمان کو لکھ بھیجا کہ سعد سے پوچھے بغیر اس کی ڈیوڑھی جلا دو۔ چنانچہ ڈیوڑھی جلا دی گئی۔ اور سعد نے اف تک نہ کی۔" (۲۹ نومبر ۱۹۴۲ء صہ۸)

پیغامی تو کہا کرتے تھے۔ کہ حضرت عمرؓ پر دو چادروں کے متعلق بر سر منبر اعتراض کیا جاتا تھا۔ مگر یہ کیا ماجرا ہے۔ کہ وہ حضرت سعد بن ابی وقاص کی ڈیوڑھی کو جلا دیتے ہیں۔

ایام جلسہ سالانہ میں دفاتر کے متعلق اعلان

دفاتر کا عام کاروبار گزشتہ سالوں میں جلسہ سالانہ کے کاروبار میں مصروفیت کی وجہ سے ۲۰-۲۱ دسمبر سے بند ہو جاتا رہا ہے۔ لیکن امسال چونکہ جلسہ سالانہ ایک دن پہلے یعنی ۲۵ دسمبر کو شروع ہو رہا ہے۔ اور ۱۹ دسمبر کو عید الاضحیہ ہے۔ اس لئے اس اعلان کے ذریعہ احباب کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ ۱۸ دسمبر سے ۷ جنوری ۱۹۴۳ء تک موصول ہونے والی عام ڈاک کا جواب ۷ جنوری ۱۹۴۳ء کے بعد دیا جا سکے گا۔

(ناظر اعلیٰ قادیان)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

الحرکۃ الاحمدیۃ فی الدیار العربیۃ

(رپورٹ بابت ماہ اکتوبر ۱۹۴۲ء)

شام میں شدید مخالفت اور جماعت کی ترقی

جماعت دمشق کی درخواست پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے خاکسار کو شام جانے کا ارشاد فرمایا جس پر خاکسار ۳ اکتوبر کو فلسطین سے روانہ ہو کر شام پہنچ گیا۔ شام میں آجکل ہمارے خلاف سخت جوش ہے کئی مشائخ مناظرہ کی دعوت دے رہے تھے۔ ایک شخص جو ارذل العمر کو پہنچ چکا ہے وہ مباہلہ کی دعوت دے چکا تھا۔ ماہ ستمبر میں ہمارے تین چار احمدی بھائیوں یعنے الاستاذ منیر الحصنی صاحب۔ الحاج عبدالرؤف الحصنی صاحب۔ اور الاستاذ شفیق شبیب صاحب وغیرہ کو زدوکوب کیا جا چکا تھا۔ اور چونکہ گزشتہ ایام میں خدا تعالےٰ کے فضل سے دو نہایت معزز اصحاب یعنی الاستاذ شفیق شبیب و الاستاذ منیر المالکی بیعت کر کے سلسلہ میں شامل ہوئے ہیں۔ اس لئے علماء دمشق اپنی بے بسی کی وجہ سے سخت جوش میں آئے ہوئے تھے ایسے وقت میں خاکسار بھی وہاں جا پہنچا اور ایک باقاعدہ پروگرام کے ماتحت کام شروع کیا گیا۔ روزانہ بعد نماز مغرب دس گیارہ بجے رات تک احمدی احباب کا اجتماع منعقد ہوتا۔ جس میں سب سے اول تفسیر کبیر سے سورہ کہف کا ترجمہ کر کے احباب کو سنایا جاتا رہا۔ اور اس طرح ایک ماہ میں سورہ کہف کی تفسیر ختم کی گئی۔ پھر مسائل علمیہ و تفسیر بعض آیات قرآن کریم و مسائل اختلافیہ بیان کئے جاتے رہے۔ بعض احمدی احباب اپنے غیر احمدی احباب کو بھی ساتھ لاتے رہے۔ جن کو دعوتِ سلسلہ حسب موقعہ و محل پہنچائی جاتی رہی۔ دن کے وقت روزانہ انفرادی ملاقاتوں کے ذریعہ دعوت سلسلہ عالیہ اکابر دمشق تک پہنچائی جاتی رہی۔ یہ سب اصحاب ہمارے ساتھ نہایت حسن سلوک سے پیش آئے۔ اور ہماری دعوت بڑے غور سے سنی۔ ان میں سے ایک الشیخ عبدالقادر المغربی ہیں جنہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز سے بایام نزول دمشق کہا تھا۔ کہ یہاں کوئی شخص احمدیت کو قبول نہیں کرے گا۔ جس پر حضور نے فرمایا تھا۔ کہ میں ہندوستان واپس جا کر اپنے خدام میں سے کسی خادم کو یہاں بھیجوں گا۔ اور ضرور یہاں جماعت قائم کر کے دکھاؤں گا۔ اور اولو العزم فضل عمر نے بفضلہ تعالےٰ السید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب اور مولوی جلال الدین صاحب شمس کو بھیج کر ایسا کر دکھایا۔ ان سے "نزول المسیح علی المنارۃ البیضاء شرقی دمشق" اور یاجوج و ماجوج و وفات مسیح اور عربی ام الالسنہ پر گفتگو ہوئی۔ یہ صاحب وفات مسیح کے قائل ہیں۔ مگر آخر میں کہنے لگے کہ جب تک دمشق میں منارہ بیضاء موجود ہے۔ اہل دمشق آپ کی دعوت کو کس طرح قبول کر سکتے ہیں۔ اس پر ان سے سوال کیا گیا۔ کہ آپ کس طرح اس منارہ بیضاء کو معیار صداقت قرار دے سکتے ہیں۔ جبکہ اس کا وجود بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں موجود نہ تھا۔ پھر خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم نے بھی اس کو تعمیر نہیں کیا۔ پھر اس کے بانی نے بھی یہ نہیں کہا۔ کہ میں وحی الٰہی سے اس منارہ کو تعمیر کرتا ہوں۔ پھر یہ منارہ تو دمشق میں ہے۔ شرقی دمشق تو نہیں وغیرہ بعدہٗ ان کو جماعت دمشق کا تازہ فوٹو بھی دکھایا گیا۔ جس میں دمشق کے تیس احمدی احباب موجود ہیں۔ اور کہا گیا۔ کہ جس طرح یہ اصحاب ایمان لائے ہیں ویسے ہی دوسرے بھی ایمان لائیں گے۔ اس پر وہ ترقی جماعت کو دیکھ کر حیران ہوئے۔ اور کہنے لگے کہ میرا خیال تھا۔ کہ ابھی آپ کی جماعت قلیل ہے۔ پھر ہماری جماعت کی اسلامی خدمات کی تعریف کرنے لگے۔ اور ہمارے ساتھ اول سے آخر تک نہایت خوش اخلاقی سے پیش آئے۔

وکیل قنصل برطانیہ کو پیغام صلح اور احمدیت کے انگریزی تراجم کے علاوہ Why I believe in Islam. The way to Victory بطور ہدیہ دیئے گئے۔ اور احمدیہ البم دکھایا گیا۔ برطانوی احمدی احباب۔ اور مسجد فضل لنڈن دیکھ کر بہت حیران اور محظوظ ہوئے اور ہماری باتوں کو نہایت توجہ سے سنا اور ہمارا شکریہ ادا کیا۔

مشائخ دمشق کو دعوتِ مناظرہ و مباہلہ

شام میں کوئی ٹریکٹ وغیرہ شائع نہیں کیا جا سکتا تھا۔ اس لئے علماء دمشق کو زبانی پیغام بھجوائے گئے۔ کہ وہ احقاق حق اور ابطال باطل کے لئے منبروں پر وعظوں کی بجائے باقاعدہ مناظرہ منعقد کرلیں۔ بعد مناظرہ مباہلہ بھی کر سکتے ہیں۔ بشرطیکہ شام کے پچاس بڑے بڑے عالم اس میں شامل ہوں تا لوگوں پر حق و باطل واضح ہو جائے۔ مگر کوئی عالم مقابلہ پر آنے کی جرأت نہ کر سکا۔ وذالک من فضل اللہ۔ جو شخص قبل ازیں ہمیں مباہلہ کی دعوت دیتا تھا وہ بھی نہ آیا۔ بعض غیر احمدی معززین نے بہت کوشش کی۔ کہ الشیخ صابونی اور جو بجانی کو مناظرہ کے لئے لائیں۔ مگر ان ہر دو نے قطعی طور پر انکار کر دیا۔ مگر مساجد کے منبروں پر تکفیر کا وعظ کرتے رہے۔ جس سے ان کی کمزوری عیاں ہو گئی۔ اور ہمارے احمدی اصحاب اور خصوصاً نومبائعین احباب پر بہت اچھا اثر ہوا۔

حمص میں پیغام احمدیت

دمشق میں تین ہفتہ قیام کے بعد خاکسار حمص گیا۔ اور ایک ہفتہ وہاں قیام کیا۔ وہاں پر بھی صبح و شام معززین حمص کو دعوت سلسلہ پہنچائی گئی۔ ایک پرائیویٹ مناظرہ بھی وفات مسیح پر ہوا۔ الشیخ (مولوی) ابوذر نظامی (ہندوستانی) کے گھر پر جا کر اس سے گفتگو کرنی چاہی۔ مگر وہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ایسا مرعوب ہوا۔ کہ گفتگو کرنے کے لئے آمادہ ہی نہ ہوا۔ اور یہ کہہ کر انکار کر دیا۔ کہ میں خلوت نشین آدمی ہوں مناظرہ کرنا نہیں چاہتا۔ حالانکہ یہ وہی شخص ہے جو ابتداء میں زمرہ مکذبین میں سے پیش پیش تھا۔

بشپ آرتھوڈکس و پادری علماء سے بھی دو گھنٹے کے قریب مسیح ناصری صلیب پر نہیں مرے کے موضوع پر گفتگو کی گئی۔ جس پر انہوں نے ہمارا لٹریچر پڑھنے کے لئے طلب کیا۔

دمشق میں ۲ دو معزز اصحاب کی بیعت

حمص سے واپسی پر پھر دس روز کے قریب خاکسار دمشق میں پھرا۔ اور رات دن تبلیغ کا سلسلہ جاری رہا۔ خطبہ عید الفطر میں جماعت کو قربانیوں کی طرف توجہ دلائی۔ خطبہ ہائے جمعہ میں رسالہ الوصیت پڑھ کر سنایا گیا۔ جسے سن کر الاستاذ منیر الحصنی صاحب نے ۱/۵ حصہ کی وصیت کی۔ اور ۱/۱۰ اموال منقولہ۔ دو صد سیر تین پاؤنڈ نقد ادا کر دیا۔ فجزاہ اللہ۔ حضرت امیر المؤمنین کا خطبہ فرمودہ ۲۶ جون The way to Victory کا بھی ترجمہ کر کے احباب کو سنایا گیا۔ جسے سن کر وہ بہت متأثر ہوئے۔ ۲ دو اصحاب کو اللہ تعالےٰ نے داخل سلسلہ عالیہ احمدیہ ہونے کی توفیق عطا فرمائی۔ جن میں سے ایک السید ممدوح آفندی الدرکشلی بی۔ اے ذفلسفی ہیں۔ فالحمد للہ علےٰ ذالک۔

جماعت دمشق کا اخلاص

جماعت دمشق ادائیگی چندہ ہائے و زکوٰۃ میں باقاعدہ ہے۔ اور خدا تعالےٰ کے فضل سے ترقی کر رہی ہے اور حسب مراتب اخلاص تبلیغ سلسلہ میں منہمک رہتے ہیں۔ الاستاذ منیر الحصنی صاحب کے وقت کا اکثر حصہ تبلیغ سلسلہ میں صرف ہوتا ہے۔ جنگ کے اثرات ہر جگہ نمایاں ہیں علماء کی مخالفت اور قتل کے منصوبے اور فتوے مزید براں ہیں۔ اس لئے جماعت دمشق خاص دعاؤں کی محتاج ہے۔ العرض خاکسار شام میں ایک ماہ سات دن رہ کر چھ نومبر کو واپس فلسطین آگیا ہے۔ بالآخر درخواست ہے کہ بلاد عربیہ

آنکھوں کا اثر عام صحت پر

آنکھوں کی بیماریاں صرف نظر سے تعلق نہیں رکھتیں۔ سر درد کے مریض سستی کے شکار۔ اعصابی تکلیفوں کے نشانہ بننے والے لوگ اصل میں آنکھوں کے مریض ہوتے ہیں۔ آنکھوں کی کمزوری کی وجہ سے ان کے اعصاب کمزور ہو جاتے ہیں۔ اور ہر قسم کی تکلیفیں شروع ہو جاتی ہیں آج ہی سرمہ ممیرا خاص جو ہندوستان بھر میں مشہور ہو چکا ہے۔ خریدلیں۔ قیمت فی تولہ دو روپے۔ چھ ماشہ عہ۔ تین ماشہ ۱۰/
ملنے کا پتہ دواخانہ خدمت خلق قادیان

Digitized By Khilafat Library Rabwah

احباب سے ضروری درخواست

ذیل میں اُن اصحاب کے اسماء گرامی درج ہیں۔ جن کا چندہ ۲۰ فروری ۱۹۴۲ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ اُن اصحاب سے دردمندانہ گذارش ہے۔ کہ براہ کرم بذریعہ منی آرڈر رقم ارسال فرما دیں یا جلسہ سالانہ کے موقع پر چندہ کی ادائیگی فرما دیں۔ بہتر یہی دو صورتیں ہیں کیونکہ اُن سے وی۔ پی کے خرچ کی بچت رہے گی۔ لیکن جو دوست ۳۱ دسمبر تک ادائیگی نہیں فرمائیں گے۔ اُن کی خدمت میں یکم جنوری ۱۹۴۳ء کو وی۔ پی ارسال کر دیئے جائیں گے۔ ہمیں ان دوستوں پر سخت افسوس ہوتا ہے۔ جو نہ چندہ کی ادائیگی کرتے ہیں۔ اور نہ اخبار روکنے کی اطلاع دیتے ہیں۔ پھر جب وی۔ پی جاتا ہے۔ تو اُسے واپس کر دیتے ہیں۔ حالانکہ یہ سخت نقصان رساں طریق ہے۔ اُمید ہے۔ دوست ہماری گذارش کے مطابق جلد سے جلد چندہ کی ادائیگی فرمائیں گے۔ منیجر

۹۷ - عبدالعظیم صاحب
۱۶۱ - پیر حاجی احمد صاحب
۱۷۷ - ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب
۱۸۱ - منشی غلام حیدر صاحب
۲۱۳ - محمد عثمان صاحب
۲۱۴ - محمد احسان الحق صاحب
۲۵۵ - منشی عنایت علی صاحب
۲۷۵ - حاجی غلام احمد صاحب
۳۶۴ - بابو عبدالغفور صاحب
۳۸۷ - شیخ قدرت اللہ صاحب
۴۷۰ - چودہری مولا بخش صاحب
۴۸۴ - ملک عبدالعزیز صاحب
۴۷۹ - مولوی عبدالحی صاحب
۵۰۹ - شیخ محمد حسین صاحب
۶۲۹ - مولوی محمد دین صاحب
۷۲۸ - مولوی فضل الٰہی صاحب
۱۲۹۸ - شیخ عبدالعزیز صاحب
۱۶۲۸ - جمعدار محمد اسمٰعیل صاحب
۲۰۴۵ - ایم محمد عظیم صاحب
۲۲۰۵ - چودہری محمد حیات صاحب
۲۴۴۰ - شیخ عبدالحمید صاحب
۲۷۶۰ - میاں احمد الدین صاحب
۲۷۸۸ - چودہری فضل احمد صاحب
۲۹۹۴ - ابوالمعز محمد رفیق صاحب
۳۱۲۰ - لقاء اللہ صاحب
۳۲۴۷ - روشن الدین صاحب
۳۴۸۶ - رشید احمد صاحب وکیل
۳۸۴۲ - شیخ رفیع الدین صاحب
۳۸۴۴ - منشی الطاف حسین صاحب
۳۸۴۸ - ایم فخر الدین صاحب

۴۱۲۰ - بابو غلام حسین صاحب
۴۱۷۴ - محمد اقبال حسین صاحب
۴۱۹۳ - ڈاکٹر مطلوب خان صاحب
۴۲۷۹ - بابو محمد شفیع صاحب
۴۳۰۲ - سلطان محمد خان صاحب
۴۴۱۶ - محمد حسین صاحب
۴۷۰۶ - چودہری محمد حسین صاحب
۴۷۴۸ - " ابوالہاشم خان صاحب
۴۷۵۹ - حافظ عبدالسلام صاحب
۴۸۰۰ - ڈاکٹر عبدالوحید صاحب
۴۸۲۹ - محمد حسین صاحب
۴۸۸۵ - ڈاکٹر عبدالکریم صاحب
۵۰۴۹ - شریف احمد صاحب
۵۳۰۶ - عبداللطیف صاحب
۵۳۱۶ - خلیل شاہ صاحب
۵۳۲۹ - مولوی سعدالدین صاحب
۵۳۵۳ - ڈاکٹر عبدالعزیز صاحب
۵۴۱۵ - ملک محمد نظیر اللہ صاحب
۵۴۶۸ - ڈاکٹر محمد جلال الدین صاحب
۵۵۷۱ - چودہری بشیر احمد صاحب
۵۶۱۴ - عبدالمجید خان صاحب
۵۶۴۹ - منشی اللہ دتہ صاحب
۵۸۴۹ - علی بخش صاحب
۶۰۳۴ - شیخ عبداللہ غلام احمد صاحب
۶۲۵۶ - بیگم نواب محمد علی خان صاحب
۶۳۰۴ - معین الدین محمد اعظم صاحب
۶۴۷۲ - مسٹر جی ناصر صاحب
۶۷۰۰ - شمس الدین صاحب
۶۷۳۴ - خدا بخش صاحب
۶۸۸۱ - ننھے خان صاحب

۶۹۰۳ - ایس - اے حلیم صاحب
۷۱۵۴ - خلیفہ عبدالرحیم صاحب
۷۲۱۴ - محمد عبدالسمیع صاحب
۷۲۳۳ - نور احمد صاحب
۷۳۴۴ - چودہری شاہ محمد صاحب
۷۵۴۲ - عبدالحمید صاحب
۷۵۵۵ - عبدالغفار عبدالغنی صاحب
۷۷۴۵ - ایم - ایم سلیم اکبر صاحب
۷۷۶۸ - ڈاکٹر محمد لطیف صاحب
۷۷۸۷ - میاں عطاء اللہ صاحب
۷۹۵۲ - احمد حسین سعید صاحب
۷۹۶۹ - چودہری نجیب الدین صاحب
۸۰۴۹ - محمد ابراہیم صاحب
۸۰۷۵ - رشید احمد صاحب
۸۱۵۰ - منشی غلام محمد صاحب
۸۴۱۲ - شیخ رحیم بخش صاحب
۸۵۷۶ - ڈاکٹر فضل کریم صاحب
۸۵۹۵ - صوبیدار میجر اللہ بخش صاحب
۸۶۴۲ - شیخ محمد حسین صاحب
۸۸۶۱ - ڈاکٹر بشیر احمد صاحب
۸۸۸۱ - چودہری غلام محمد صاحب
۸۸۸۶ - فقیر محمد صاحب
۹۰۷۷ - سید حسام الدین صاحب
۹۱۰۳ - ملک عبدالرحیم صاحب
۹۱۲۳ - محمد حسین صاحب
۹۱۲۴ - بابو عنایت الٰہی صاحب
۹۱۳۶ - ڈاکٹر محمد سعید صاحب
۹۱۷۰ - خادم حسین صاحب
۹۱۷۵ - میاں ناصر علی صاحب
۹۲۴۰ - سید زمان شاہ صاحب

۹۲۷۳ - ملک شیر محمد صاحب
۹۳۵۱ - شکر الٰہی صاحب
۹۳۸۵ - غلام قادر صاحب
۹۴۵۵ - مرزا رشید احمد صاحب
۹۶۰۱ - شیخ اقبال الدین صاحب
۹۶۲۱ - شیر محمد خان صاحب
۹۶۴۶ - سردار محمد نواز خان صاحب
۹۷۱۵ - خان عبداللہ خان صاحب
۹۷۹۲ - شیخ اعجاز احمد صاحب
۹۸۰۸ - پریذیڈنٹ احمدیہ میڈیکل ایسوسی ایشن
۹۰۲۰ - محمد الدین صاحب
۹۸۳۰ فضل کریم احمد صاحب
۹۸۴۸ - ڈاکٹر نور احمد صاحب
۹۸۵۶ - رشید احمد صاحب
۹۸۶۷ - سید عنایت حسین صاحب
۹۸۸۷ - چوہدری فضل احمد صاحب
۹۹۴۶ - آئی اے حکیم صاحب
۹۹۷۶ - ڈاکٹر عطر الدین صاحب
۹۹۹۶ - چوہدری اعظم علی صاحب
۱۰۰۳۷ " محمد شریف صاحب

۱۰۰۴۲ - ملک صدیق احمد صاحب
۱۰۰۹۹ - چوہدری سید علی صاحب
۱۰۱۰۷ - نجانہ ملک محمد شفیع صاحب
۱۰۱۲۵ - چوہدری عبداللہ خان صاحب
۱۰۱۳۸ - میاں حیات محمد صاحب
۱۰۱۷۸ - ڈاکٹر محمد رمضان صاحب
۱۰۲۷۴ - شیخ عظیم الدین صاحب
۱۰۳۰۷ - میر غلام محمد صاحب
۱۰۳۱۱ - شیخ نواب الدین صاحب
۱۰۳۲۵ - ڈاکٹر لال الدین صاحب
۱۰۴۰۰ - چوہدری فضل الٰہی صاحب
۱۰۴۶۲ - لفٹننٹ محمد اسمٰعیل صاحب
۱۰۵۱۵ - ایم محمد عبدالحفیظ صاحب
۱۰۵۶۹ - مرزا عمر حیات صاحب
۱۰۵۹۱ - ڈاکٹر ایم رفیع اللہ صاحب
۱۰۶۸۲ - صوبیدار ڈاکٹر ظفر حسن صاحب
۱۰۷۴۱ - سیٹھ عبداللطیف صاحب
۱۰۷۷۸ - بابو ولی محمد صاحب
۱۰۷۹۶ - غلام رسول صاحب
۱۰۸۸۸ - بابو رحمت اللہ صاحب
۱۰۹۱۴ - ماسٹر نواب الدین صاحب

۱۰۹۲۰ - میر حمید اللہ صاحب
۱۰۹۴۳ - بی - اے چغتائی -
۱۱۰۵۵ - چوہدری غلام محمد صاحب
۱۱۱۲۸ - نعمت علی صاحب
۱۱۱۸۷ - سید لال شاہ صاحب
۱۱۲۷۹ - شیخ فضل کریم صاحب
۱۱۲۸۹ - محمد اعظم معین الدین صاحب
۱۱۳۹۸ ملک عمر علی صاحب
۱۱۳۹۸ - ایم - اے بیگم صاحبہ
۱۱۵۱۱ - محمد علی خان صاحب
۱۱۵۷۹ - محمد بخش صاحب
۱۱۶۴۱ - فوٹو سروس کمپنی
۱۱۶۹۸ - محمد بخش میر صاحب
۱۱۷۰۳ - ملک احمد خان صاحب
۱۱۷۷۷ - مرزا رمضان علی صاحب
۱۱۷۸۰ - ابوالبشر رحمت اللہ صاحب
۱۱۷۸۵ - احمد علی صاحب
۱۱۸۱۰ - محمد جمشید صاحب
۱۱۸۵۷ - میاں محمد حسین صاحب
۱۱۸۶۷ - میاں محمد یوسف صاحب
۱۱۸۶۸ - میر امان اللہ صاحب

۱۲۰۷۵ - خانزادہ امیر اللہ صاحب
۱۲۱۰۲ - ڈاکٹر محمد الدین صاحب
۱۲۱۵۲ - محمد اسمٰعیل صاحب
۱۲۱۹۲ - مالک رام صاحب
۱۲۲۰۴ - بابو قاسم الدین صاحب

۱۲۲۰۶ - محمد عثمان صاحب
۱۲۲۵۵ - میاں محمد شفیع صاحب
۱۲۲۹۳ - حکیم محمد یعقوب شاہ صاحب
۱۲۲۹۹ - چوہدری علی احمد صاحب
۱۲۳۰۰ - " اللہ دتہ صاحب

۱۲۳۰۵ - بابو گلاب خان صاحب
۱۲۳۲۳ - محمد عبدالعزیز صاحب
۱۲۳۳۴ - پیر اکبر علی صاحب
۱۲۳۵۴ - منیجر ملک محمد حسین صاحب
۱۲۳۶۹ - ملک عطاء اللہ صاحب
۱۲۳۸۶ - میاں عبدالعزیز صاحب
۱۲۴۰۷ - ملک خدا بخش صاحب
۱۲۴۶۶ - ڈاکٹر مدار بخش صاحب
۱۲۵۲۹ - چوہدری جان محمد صاحب
۱۲۵۳۷ - ایم نور الٰہی صاحب
۱۲۵۵۹ - خواجہ نظام الدین صاحب
۱۲۵۹۰ - محمد الدین صاحب
۱۲۶۰۴ - چوہدری حمید اللہ صاحب

شباکن

ملیریا کی کامیاب دوا ہے

کونین خالص تو ملتی نہیں۔ اور ملتی ہے تو پندرہ سولہ روپے اونس۔ پھر کونین کے استعمال سے بھوک بند ہو جاتی ہے۔ سر میں درد اور چکر پیدا ہو جاتے ہیں۔ گلا خراب ہو جاتا ہے۔ جگر کا نقصان ہوتا ہے۔ اگر ان امور کے بغیر آپ اپنا یا اپنے عزیزوں کا بخار اتارنا چاہیں۔ تو شباکن استعمال کریں۔

قیمت ۱۰۰ قرص ایک روپیہ ۵۰ قرص ۹ر

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

احباب حسب وعدہ
جلسہ سالانہ کے موقعہ پر

الفضل کا چندہ

ادا فرما کر
ممنون فرمائیں

Digitized By Khilafat Library Rabwah

عید فنڈ اور کھالوں کی قیمت

جیسا کہ احباب کو معلوم ہے۔ عیدالاضحیہ کا مبارک دن قریب آ رہا ہے۔ اس وقت دو ضروری باتوں کے ادا کرنے کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ ایک یہ کہ اس موقعہ پر عید فنڈ کا چندہ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وقت میں ہر کمانے والے سے بحساب ایک روپیہ فی کس وصول کیا جاتا ہے۔ احباب سے حتی الوسع پوری شرح سے وصول کر کے مرکز میں پہنچانے کا انتظام کیا جائے۔ دوسرے کھال قربانی کی رقوم بھی نہایت احتیاط اور کوشش سے وصول کر کے مرکز میں بھیجدی جاویں۔

ناظر بیت المال

سرگودہا میں تعمیر مسجد کیلئے چندہ

جماعت احمدیہ سرگودہا کو ضلع سرگودہا کے علاوہ اضلاع جھنگ و گجرات کی جماعتوں سے مسجد کی تعمیر کے لئے مبلغ پانچہزار روپیہ فراہم کرنے کی اجازت ہے۔ بشرطیکہ اسکا لازمی چندوں پر اثر نہ پڑے

ناظر بیت المال قادیان

علاقہ اڑلیہ کی جماعتوں کے لئے آنریری انسپکٹر

مولوی سید غلام محمد صاحب کو احمدیہ جماعت ہائے علاقہ اڑلیہ کے لئے آنریری انسپکٹر بیت المال منظور کیا گیا ہے۔ علاقہ مذکور کی جملہ جماعتیں انکے ساتھ تعاون کریں۔ ناظر بیت المال

لبوب کبیر!

موسم سرما کا مایۂ ناز ٹانک

یہ لبوب طب یونانی کے مرکبات میں سے اعلیٰ درجہ کا مقوی ہے۔ رگ پٹھوں کو طاقت بخشتا ہے، گردوں کو مضبوط کرتا ہے۔ خون بکثرت پیدا کرتا ہے۔ اور بدن کو فربہ کرتا ہے۔ یہ لبوب اگر دماغی کام کرنے والوں کے لئے تقویت دماغ کی ایک لاثانی دوا ہے۔ تو ضعف جنسی کے مریضوں کے لئے ایک بےنظیر تحفہ ہے اور ضعیف العمر حضرات کی عصبی شکایات دور کرنے میں یہ لبوب عصائے پیری ہے۔ الغرض نہایت ہی قیمتی اجزاء کا مرکب ہے اصلی قیمت دس تولہ ۵ روپے رعایتی تین روپے بارہ آنے۔ نوٹ:۔ ہماری مستند اور مجرب ادویات میں جلسہ سالانہ کے ایام میں ۲۵ فیصدی رعایت ہوگی۔ منیجر ویدک یونانی دواخانہ قادیان پنجاب

اسقاط کا مجرب علاج

حب اٹھرا

جو مستورات اسقاط کی مرض میں مبتلا ہوں۔ یا جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں۔ ان کے لئے حب اٹھرا رجسٹرڈ نعمت غیر مترقبہ ہے حکیم نظام جان شاگرد حضرت مولوی نورالدین خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ شاہی طبیب دربار جموں و کشمیر نے آپ کا تجویز فرمودہ نسخہ تیار کیا ہے۔

حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت تندرست اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو اس کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔

قیمت فی تولہ عہ؍ ۔ مکمل خوراک گیارہ تولے یکدم منگوانے پر گیارہ روپے

حکیم نظام جان شاگرد حضرت مولانا نورالدین خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ دواخانہ معین الصحت قادیان

طبیہ عجائب گھر کے نادر مرکبات!

زد جام عشق یہ مشہور نسخہ ہے اس کے بڑے بڑے اجزاء مشک تاتار۔ ایرانی زعفران اور سنکھیا کا تیل ہیں۔ قیمت ایکروپیہ کی سات گولیاں۔ (جن کے آرڈر پہلے وصول ہو چکے ہیں۔ انہیں ایک روپیہ کی آٹھ گولیاں کے حساب سے دی جائیں گی۔

سونے کی گولیاں یہ گولیاں کشتہ سونا کشتہ چاندی کشتہ مروارید۔ کشتہ ابرک سیاہ سونٹھی وغیرہ کشتہ جات سے تیار ہوتی ہیں۔ قیمت ایکروپیہ کی چھ (پہلا سٹاک ختم ہو چکا ہے۔ اب نئی تیار کی جا رہی ہیں۔)

روح نشاط یہ خمیرہ دل و دماغ اور جسم کے تمام پٹھوں کو طاقت دینے میں بےنظیر ہے۔ قیمت ساڑھے سات روپے چھٹانک (جن کی فرمائشیں پہلے موصول ہو چکی ہیں۔ ان سے پانچروپے فی چھٹانک کے حساب سے قیمت لی جائیگی۔)

اکسیر اٹھرا جن مستورات کو اولاد نہ ہوتی ہو۔ یا اسقاط کی مرض میں مبتلا ہوں۔ یا جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں۔ ان کے لئے لاثانی دوا ہے۔
قیمت عہ؍ تولہ (بغیر شیشی)

حب جواہر مہرہ عنبری یہ گولیاں دماغی کام کرنے والوں کیلئے بہت مفید ہیں۔ طاقت کو بڑھاتی ہیں
قیمت ایک روپیہ کی چھ۔

حیاتین یہ گولیاں بدہضمی کو دور کرتی ہیں۔ اور بھوک کو بڑھاتی ہیں۔ قیمت ایک روپیہ کی بیس گولیاں

اکسیر ملیریا ملیریا کو دور کر کے بدن میں طاقت پیدا کرتی ہیں۔
قیمت ایک روپیہ کی سولہ گولیاں۔ ملنے کا پتہ:۔ طبیہ عجائب گھر قادیان

تریاق کبیر

اسم بامسمیٰ تریاق ہے۔ کھانسی نزلہ۔ دردسر۔ ہیضہ۔ بچھو اور سانپ کاٹے کے لئے بس ذرا سا لگانے اور ذرا سا کھانے سے فوری اثر دکھاتا ہے۔ ہر گھر میں اس دوا کا ہونا ضروری ہے۔ قیمت:۔

بڑی شیشی۔ درمیانی شیشی۔ چھوٹی شیشی
عہ؍ ۸؍ ۸؍

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

مفت

ریڈیم گولڈ اور اس کے تیار کردہ زیورات کے لئے ایجنٹوں کی ہر جگہ ضرورت ہے۔ چھ تولہ گولڈ ایک جوڑی چوڑی ایک جوڑی کانٹے اور دو عدد انگوٹھیاں بطور نمونہ بھیجی جاتی ہیں۔ نیز شرائط ایجنسی آج ہی مفت طلب کریں۔
الائیڈ ٹریڈرز پوسٹ بکس ۲۶۱ لاہور

سرمہ بےنظیر

یہ سرمہ جس کا اشتہار آپکے سامنے ہے۔ آنکھوں کی جملہ امراض کے لئے اکسیر ہے ہمارا دعوےٰ ہے۔ کہ یہ نہایت اعلےٰ سرمہ ہے۔ ایک بار ضرور آزمائیں۔ پھر آپ کسی اور سرمہ کے خریدار نہ ہونگے
قیمت فی تولہ دو روپے
پتہ:۔ ویدک یونانی دواخانہ قادیان

میک لائٹ

سی ماڈل

اے ماڈل

ہر دو ڈیزائنوں میں بنتا ہے

اے ماڈل۔ بلب ہولڈر میں لگانے سے مدہم روشنی دیتا ہے
سی ماڈل۔ پلگ میں لگانے کیلئے تیار کیا گیا ہے
میک ورکس قادیان

B. 114

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

قاہرہ۔ ۱۴ر دسمبر۔ آٹھویں برطانی فوج کے ہیڈ کوارٹرز سے اعلان کیا گیا ہے کہ اس نے کل جرنیل رومیل کی فوجوں کو مرسے برقا کے مضبوط مورچوں سے نکال دیا ہے۔ اس معرکہ میں برطانی فوج کا بہت معمولی نقصان ہوا ہے۔ جرنیل رومیل کی فوجیں الاغیلا سے مغرب کی طرف ہٹ رہی ہیں۔ برطانی فوج کے ہراول بکتر بند دستے رومیل کی پیچھے ہٹتی ہوئی جرمن فوجوں کا برابر تعاقب کر رہی ہیں۔ اتحادی بمبار اور شکاری طیارے دشمن پر وسیع پیمانے پر حملے کر رہے ہیں۔ جرنیل رومیل ساحل کے ساتھ پیچھے ہٹ رہا ہے۔

قاہرہ۔ ۱۴ر دسمبر۔ ایک امریکی جنگی نامہ نگار نے اطلاع دی ہے کہ الاغیلا سے پسپا ہونے کے بعد جرنیل رومیل اب مرسے ایتا کی طرف پیچھے ہٹ رہا ہے۔ یہ مقام الاغیلا سے دو سو میل کے فاصلہ پر ہے۔ اور ٹریپولی سے ایک سو پچاس میل کے فاصلہ پر۔ اس جگہ محوریوں نے دفاعی مورچے بنا رکھے ہیں۔ اس لئے خیال ہے کہ جرنیل رومیل اب اس مقام پر لڑنے کی کوشش کریگا۔

قاہرہ۔ ۱۴ر دسمبر۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ الاغیلا سے پسپا ہوتی ہوئی جرمن فوجوں پر سینکڑوں امریکی۔ برطانی۔ پولش۔ اور فرانسیسی طیارے دن رات بمباری کر رہے ہیں۔ الاغیلا سے ٹریپولی تین سو پچاس میل کے فاصلہ پر ہے۔ اس لئے رومیل کا ٹریپولی تک صحیح سلامت ہٹ جانا بہت مشکل ہے۔

ماسکو۔ ۱۴ر دسمبر۔ جرمن ہائی کمانڈ دھڑا دھڑ ریزرو فوجیں مرکزی محاذ پر بھیج رہی ہے۔ رژیف کے مغرب میں جرمنوں نے سینکڑوں ٹینک میدانِ جنگ میں دھکیل دئے ہیں۔ اس علاقہ میں روسی فوجوں نے نیا حملہ شروع کیا۔ ولکی لوکی کے محاذ پر ایک مقام میں جرمن ٹینکوں اور پیادہ فوج نے زبردست حملہ کیا۔ اور روسی صف میں گھس آئے۔ لیکن روسیوں نے جوابی حملہ کر کے ان کو پیچھے دھکیل دیا۔ جرمنوں نے رژیف کے شمال مغرب میں تازہ دم فوجوں کے ساتھ حملہ کیا۔ لیکن جرنیل ژوکوف کے مشینی دستوں نے جرمنوں کے حملہ کو پسپا کر دیا۔ متعدد جرمن دمدموں کو برباد کر دیا۔ اور بیسیوں مورچوں پر قبضہ کر لیا۔ سٹالین گراڈ کے شمال مغرب میں جرمن چھوٹے چھوٹے دستوں میں پیچھے ہٹ کر حملے کر رہے ہیں۔ لیکن روسی توپ خانے کی گولہ باری کے سامنے ان کی کوئی پیش نہیں چلتی۔ اور کارخانوں کے علاقہ میں روسی توپ خانہ جرمن مورچوں اور دمدموں پر خوفناک گولہ باری کر رہا ہے۔ ایک مقامی جھڑپ میں روسی دستوں نے سولہ دمدموں پر قبضہ کر لیا۔ کوتل نیکوف کے رقبہ میں گھمسان کی جنگ ہو رہی ہے۔ جرمن وسیع پیمانے پر جوابی حملے کر رہے ہیں۔ چھ دن کی جنگ میں روسیوں نے جرمنوں کی چھ پیادہ بٹالینوں اور دس ٹینکوں کا صفایا کر دیا۔ سٹالین گراڈ کے جنوب مغرب میں جرمنوں نے طیاروں اور ٹینکوں کے تعاون سے زبردست حملہ کیا اور روسیوں کو کسی قدر پیچھے دھکیل دیا۔ لیکن مارشل تموشنکو کی فوجوں نے جوابی حملہ کر کے دشمن کو پھر پیچھے ہٹا دیا۔ روسیوں نے دعویٰ کیا ہے کہ انہوں نے جرمنوں کے پہلے اور دوسرے خط دفاع میں شگاف ڈال دیئے ہیں۔ کوتل نیکوف کے مشرق میں بہت بڑی جرمن فوج جمع ہو گئی ہے اور اس نے جوابی حملہ شروع کر دیا ہے۔ اس وقت کوتل نیکوف کے رقبہ میں گھمسان کی جنگ ہو رہی ہے۔

ماسکو۔ ۱۴ر دسمبر۔ ایک مبصر نے ماسکو سے براڈکاسٹ کرتے ہوئے کہا ہے کہ سٹالین گراڈ میں محصور جرمنوں کی حالت روز بروز زیادہ نازک ہو رہی ہے۔ کچھ عرصہ ہوا۔ ان محصورین کی تعداد ۲۲ ڈویژن تھی۔

لنڈن۔ ۱۴ر دسمبر۔ امارت بحری نے اعلان کیا ہے کہ گذشتہ رات برطانی آبدوزوں نے ٹیونس اور بیزرٹا کی بندرگاہوں پر گولہ باری کی۔ بندرگاہوں میں کھڑے ۲ محوری جہاز غرق ہو گئے۔ ایک کو ناکارہ بنا دیا گیا۔ گولہ بارود سے بھری ہوئی کشتیوں پر بھی گولے برسائے گئے۔ کشتیوں میں زبردست دھماکے ہوئے۔ اور کئی کشتیاں سمندر میں الٹ گئیں۔

الجیریا۔ ۱۴ر دسمبر۔ ۲ دن کی گھمسان کی جنگ کے بعد فرانسیسی فوجوں نے سیدی ابوسعید میں اہم ترین مورچے پر قبضہ کر لیا ہے۔ سیدی ابوسعید ٹیونس کی مشہور بندرگاہ سفاس سے ستر میل مغرب میں واقع ہے۔

مراکش۔ ۱۴ر دسمبر۔ سینکڑوں امریکی اڑن قلعوں نے ٹیونس کی بندرگاہ اور فوجی بارکوں پر شدید بمباری کی۔ بندرگاہ کی گودیوں پر پانچ پانچ سو پونڈ وزنی دھماکوں سے پھٹنے والے بم گرائے گئے۔ تمام ساحلی عمارات تودۂ خاک بن گئیں۔ بندرگاہ میں کھڑے ایک محوری جہاز میں بم لگے اور زبردست دھماکے کے بعد وہ ایک طرف لڑھک گیا۔

نیویارک۔ ۱۴ر دسمبر۔ آج صبح شمالی افریقہ میں تین دن کی خوفناک جنگ کے بعد جرمنوں نے اتحادی فوجوں اور مورچوں پر نیم کمان کی صورت میں حملے شروع کر دیئے ہیں۔ یہ حملہ جدیدہ سے ماتیمور کے علاقہ تک ہو رہا تھا جس کی شدت اب کم ہوتی جا رہی ہے اور اتحادی فوجوں کے لئے ٹیونس کی طرف بڑھنے کا راستہ پھر کھل گیا ہے۔ ان حملوں سے جرمنوں کو بھاری نقصان اٹھانا پڑا ہے۔ اب اتحادی دباؤ جرمنوں پر بڑھتا جا رہا ہے۔

واشنگٹن۔ ۱۴ر دسمبر۔ امریکہ کے محکمہ بحری نے اعلان کیا ہے کہ گیارہ جاپانی تباہ کن جہازوں نے گوڈال کنال میں پھر فوج اتارنے کی کوشش کی۔ لیکن امریکی اڑن قلعوں نے ان کو جا دبوچا۔ اور شدید بمباری کی۔ اور فضا سے انیر مقناطیسی تارپیڈو پھینکے۔ دوسری صبح امریکی جہازوں۔ تارپیڈو کشتیوں اور آبدوزوں نے ان کو جا لیا۔ شدید بحری معرکہ ہوا۔ جس میں ایک جاپانی تباہ کن غرق ہو گیا۔ اور چھ جاپانی تباہ کن جہازوں کو شدید نقصان پہنچایا گیا۔

لنڈن۔ ۱۴ر دسمبر۔ سرکاری طور پر اعلان ہوا ہے کہ مڈغاسکر کا سول نظم و نسق جنرل ڈیگال کے سپرد کر دیا گیا ہے۔

وشی۔ ۱۴ر دسمبر۔ ایم لاوال نے ایک پریس کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ میں بغیر کسی لگی لپٹی رکھے۔ یہ کہتا ہوں کہ میں جرمنی کی فتح چاہتا ہوں۔ فرانس بہت گر چکا ہے۔ میں اس کو یورپ میں پھر اس کا مقام دلانا چاہتا ہوں۔ اس مقام تک پہنچنے کا ایک ہی راستہ ہے اور وہ راستہ یہ ہے کہ فرانس جرمنی کے ساتھ وفادارانہ تعاون کرے۔

لنڈن۔ ۱۴ر دسمبر۔ حبشہ کے سفیر متعینہ لنڈن کو حبشہ کے وزیر خارجہ نے بذریعہ برقیہ اطلاع دی ہے کہ حکومت حبشہ نے جرمنی۔ جاپان اور اٹلی کے خلاف اعلان جنگ کر دیا ہے۔

چنگکنگ۔ ۱۴ر دسمبر۔ چینی ہائی کمانڈ کا ایک اعلان مظہر ہے کہ جاپانیوں نے برما کے راستے یونن پر حملہ کر رکھا ہے۔ چینی فوجیں اس کا ڈٹ کر مقابلہ کر رہی ہیں۔ جاپانی توپوں کی شدید گولہ باری کے بعد جاپانیوں نے سالوین ندی کو عبور کرنا چاہا۔ لیکن چینی فوجوں نے اس کوشش کو ایک شدید جنگ کے بعد ناکام بنا دیا ہے۔ جاپانیوں کا بھاری نقصان ہوا۔ اب وہ لچابوجاؤ کی طرف پسپا ہو گئے ہیں۔

مراکش۔ ۱۴ر دسمبر۔ مجاز الباب کے شہر پر قبضہ کرنے کے لئے جرمن خوفناک حملے کر رہے ہیں۔ جرمنوں نے کل چار حملے کئے۔ اور برطانی فوجوں نے ان سب کو پسپا کر دیا۔ پہلی برطانی فوج مضبوطی سے اپنے مورچوں پر ڈٹی ہوئی ہے۔ اور امریکی اور فرانسیسی توپخانہ جرمن ٹینکوں اور بکتربند گاڑیوں پر شدید گولہ باری کر رہا ہے۔

لنڈن۔ ۱۴ر دسمبر۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ برطانیہ میں کرسمس کے دنوں میں فالتو ٹرینیں نہیں چلائی جائیں گی۔ صرف ۲ دن مزدوروں کے لئے خاص ٹرینیں چلائی جائیں گی۔

مدراس۔ ۱۴ر دسمبر۔ نابھہ کے سابق مہاراجہ صاحب جو کوڈائی کنال میں نظر بند تھے۔ (مہاراجہ دیوی پردومن سنگھ) کچھ عرصہ علیل رہنے کے بعد گذشتہ شب وفات پا گئے۔

بمبئی۔ ۱۴ر دسمبر۔ ۱۳ر دسمبر کو کالبا دیوی روڈ پر ایک بم پھٹا تھا جس سے ایک پولیس والا ہلاک ہو گیا تھا۔ پولیس کمشنر کا ایک اعلان مظہر ہے کہ جو شخص ایسی اطلاع بہم پہنچائے جس سے مجرم یا مجرموں کا کوئی سراغ چل سکے۔ اسے ایک ایسی رقم بطور انعام دی جائیگی جو پانچ ہزار روپیہ سے زائد نہ ہوگی۔

لنڈن۔ ۱۴ر دسمبر۔ حکومت اٹلی نے ایک حکم کے ذریعہ ۱۵ر دسمبر سے کاروں۔ موٹروں۔ اور بائیسکلوں کی فروخت بند کر دی ہے۔

لنڈن۔ ۱۴ر دسمبر۔ رومیل نے الاغیلا کے استحکامات کو منہدم کر دیا ہے اور وہاں سے پسپا ہوتے وقت سرنگوں کا وسیع جال بچھا دیا ہے تاکہ آٹھویں فوج کی پیشقدمی رک جائے۔ آٹھویں فوج کو ذخائر بہم پہنچانے کے معاملہ میں بن غازی کی بندرگاہ بے حد مفید ثابت ہوئی ہے۔

ایک مستعد کارکن کی ضرورت

طبیہ عجائب گھر کی بفضل خدا روز افزوں ترقی کے پیش نظر ایک ایسے کارکن کی فوری ضرورت ہے۔ جو دوا سازی اور دوا فروشی کا کام عمدگی سے کر سکے۔ نیز باہر روانہ کرنے والی دواؤں کے پیکٹ بنا سکے۔ تنخواہ کام کرنے کی اہلیت کے مطابق دی جائے گی۔

درخواستیں مقامی امیر یا پریذیڈنٹ کی تصدیق سے بھیجیں۔

مالک طبیہ عجائب گھر قادیان

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان میں سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:۔ رحمت اللہ خان شاکر